جماعت احمدیہ اکنافِ عالَم تک پھیل کر رہے گی

از

سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

جماعتِ احمدیہ اکنافِ عالَم تک پھیل کر رہے گی

(فرمودہ ۲۵۔ مارچ ۱۹۳۵ء بمقام گورداسپور)

تشہد ،تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

قرآن کریم میں مسیح موعود کے متعلق جوخبر دی گئی ہے بلکہ زیادہ صحیح یہ ہوگا کہ مَیں کہوں مسیح موعود کی جماعت کے متعلق جوخبر دی گئی ہے وہ یہ ہے کہ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَہٗ فَاٰذَرَہٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ[1] وہ جماعت اس سبزے کی طرح ہوگی جو زمین میں سے نکلتا ہے اور نہایت ہی کمزور اور ناطاقت ہوتا ہے جدھر سے بھی ہوا چلے گی' اس سے وہ جُھک جائے گا یعنی ان کی کمزوری ایسی ہوگی کہ جدھر سے بھی مخالفت کی ہوا آجائے' ان بے چاروں کو جُھکنا پڑے گا۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ ابتدائی ایامِ مسیح موعود میں جماعت احمدیہ دنیا کی اور قوموں کے مقابلہ میں ایسی ہوگی جیسے بتّیس دانتوں میں زبان ہوتی ہے۔ چھوٹا سا پودا جب اس کی کونپل زمین سے نکلتی ہے' چاہے وہ گیہوں کا پودا ہو یا آم کا یا بڑ کا پودا ہو جس نے بعد میں ایک عظیم الشان درخت بننا ہوتا ہے اتنا نازک اور اتنا نرم ہوتا ہے کہ ہوا کا جب ایک معمولی سا جھونکا بھی آتا ہے تو اس سے وہ جُھک جاتا ہے۔ دائیں طرف سے ہوا چلے تو بائیں طرف جُھک جاتا ہے' بائیں طرف سے ہوا چلے تو دائیں طرف جُھک جاتا ہے۔ اگر اس میں طاقت ہوتی ہے تو صرف اتنی کہ وہ اپنی جڑ نہیں کھوتا ورنہ اس کا سَرْ چاروں طرف جُھکا چلا جاتا ہے۔ اپنی خواہش اس کی یہی ہوتی ہے کہ میں بڑھوں اور مضبوط بنوں مگر اردگرد کے حوادثات کبھی اسے اِدھر جُھکا دیتے ہیں کبھی اُدھر۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مسیح موعود کا جو لگا ہوا پودا ہوگا دنیا اسے جُھکا تو سکے گی یہ تو سنتِ الٰہی کے مطابق ایک کام ہوگا کہ اس پر حوادثات آئیں' دائیں طرف کی ہوائیں بھی اسے جُھکا لیں گی اور بائیں طرف کی

ہوائیں بھی مگر اس پودے کو جڑ سے نہیں اُکھاڑ سکیں گی بلکہ وہ بڑھتا چلا جائے گا یہاں تک کہ وہ مضبوط ہو جائے گا اور دنیا کی مخالفانہ ہواؤں کا کچھ نہ کچھ مقابلہ کرنا شروع کر دے گا۔

اس وقت زور زور کی آندھیاں چلیں گی اور اسے جڑ سے اُکھاڑنا چاہیں گی گویا وہ پودا جتنا بڑھتا جائے گا اتنی ہی اس کی مخالفت ترقی کرتی جائے گی مگر آخر وہ وقت آئے گا جبکہ اس کی جڑیں مضبوط ہو جائیں گی اور دنیا کے حوادث اور مخالفت کی آندھیاں اسے اپنی جگہ سے کبھی ہلا نہ سکیں گی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ جس طرح کسان اس درخت کو دیکھ کر جو زور کی آندھیاں چلنے کے باوجود اپنے مقام سے نہیں ہل سکتا خوش ہو کر کہتا ہے کہ اب یہ کتنا مضبوط درخت بن گیا۔ اسی طرح جب مسیح موعود کی جماعت ترقی کرے گی اور اکنافِ عالَم تک اپنی شاخوں کو پھیلا دے گی تو اسوقت خدا تعالیٰ خوش ہو کر کہے گا بتاؤ تو کوئی شخص ہے جو اسے ہلا سکتا ہو۔ تب وہی آندھیاں جو پہلے اسے جُھکا دیتیں، ہلا دیتیں اور خطرات میں مبتلاء کر دیتی تھیں، آئیں گی اور یوں گزر جائیں گی کہ پتہ بھی نہیں لگے گا۔ گویا اس کی مثال اس بیل کی سی ہوگی جس کے متعلق لوگوں نے یہ بات بنائی ہوئی ہے کہ اس کے سینگ پر ایک دفعہ کوئی مچھر بیٹھا تو تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد کہنے لگا اگر تم تھک گئے ہو تو میں اُڑ جاؤں۔ بیل نے کہا مجھے تو یہ بھی پتہ نہیں کہ تم بیٹھے کب تھے، اڑنے کے متعلق میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ احمدیت کو ایک دن ایسا مضبوط کرے گا کہ حوادثاتِ زمانہ کا اسے پتہ ہی نہیں لگے گا۔ بے شک وہ ترقی کا زمانہ ہوگا، بے شک وہ دنیوی کامیابی کا زمانہ ہوگا، بے شک وہ آراموں اور سُکھوں کا زمانہ ہوگا مگر اے عزیزو! میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ آج کے دکھوں سے بڑھ کر وہ برکت والا زمانہ نہیں ہوگا۔ اگر آج ایک مومن کو کھڑا کر کے دکھایا جائے کہ ان مصائب کے بدلہ میں جنت میں اس کے لئے کتنے بلند مدارج مقرر کئے گئے ہیں، کتنی عظیم الشان اُخروی ترقیات کا ابدی انعام اسے دیا جانے والا ہے، کتنی عزت اور رفعت کا اسے مالک بنایا جانے والا ہے اور پھر اسے دکھایا جائے کہ دنیا میں احمدیت کس طرح ترقی کرے گی اسے نظر آئے کہ کس طرح حکومتیں احمدی ہیں، بادشاہ احمدی ہیں اور لوگ ہاتھ جوڑ جوڑ کر انہیں سلام کر رہے ہیں۔ کس طرح احمدیت لوگوں کے قلوب کو فتح کر چکی ہے۔

غرض اس زمانہ کے لوگوں کی دنیوی شان دکھا کر اگر وہ اخروی جزاء دکھائی جائے جو موجودہ زمانہ کے مصائب کا نتیجہ ہے اور پھر پوچھا جائے تم دنیا میں حکومت کے تخت پر بیٹھو گے یا

حضرت مسیح موعود کے لئے ماریں اور گالیاں کھاؤ گے؟ تو یقیناً وہ حقارت کے ساتھ دنیا کی حکومتوں کو ٹھکرا دے گا اور کہے گا اے میرے خدا مجھے ماریں کھانا اور تیری عزت اور جلال کے لئے تکالیف برداشت کرنا دنیوی انعاموں سے بہت زیادہ محبوب ہے۔

پس اگلے جہان کے انعاموں کے مقابلہ میں ان دنیوی انعامات کی تو کوئی ہستی ہی نہیں۔ پس اے بھائیو! گو اس وقت آپ لوگوں کے سامنے مشکلات ہیں' اتنی سخت مشکلات کہ ان کو دیکھ کر آپ کا دل ڈر رہا ہے لیکن یقین رکھیں جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو عالم آخرت میں جزاء ملے گی تو آپ کو افسوس پیدا ہوگا کہ کن معمولی معمولی باتوں کا نام ہم نے قربانی رکھا۔ بے شک کئی دوست ایسے ہیں جو اپنی عزت کے خطرہ کی وجہ سے نہیں بلکہ اس محبت کی وجہ سے جو بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انہیں ہے' وہ ان گالیوں کو برداشت نہیں کر سکتے جو مخالفوں کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی جاتی ہیں اور ان پر رِقّت طاری ہو جاتی ہے مگر سچ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں پر بڑا احسان اور کرم کیا کہ اس زمانہ میں آپ کو پیدا کیا۔ آج جو قربانیاں آپ لوگوں کو نظر آتی ہیں' مرنے کے بعد آپ ان پر ہنسیں گے اور کہیں گے یہ تو کچھ بھی چیز نہیں تھیں۔ اے خدا تو ہمیں پھر دنیا میں بھیج تا ہم پھر تیرے دین کی خاطر مصائب برداشت کریں۔

رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ ایک بچے سے جس کے والد جنگ میں شہید ہو گئے تھے کہا۔ اے بچے! میں تمہیں بتاؤں مرنے کے بعد تمہارے باپ کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا۔ اس نے عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللہ! فرمایئے۔ آپ نے کہا شہادت کے بعد خدا تعالیٰ نے تمہارے باپ کی روح کو اپنے سامنے کھڑا کیا اور کہا تو نے اتنا اچھا کام کیا ہے کہ میں تجھ پر بہت خوش ہوں تو مجھ سے جو مانگنا چاہے مانگ۔ تیرے باپ نے جواب دیا اے خدا! صرف ایک خواہش ہے اور وہ یہ کہ تو مجھے پھر دنیا میں زندہ کرتا مَیں پھر تیرے دین کے لئے مارا جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ مطالبہ سنا تو وہ ہنسا اور اس نے کہا۔ اگر میں نے یہ قانون نہ مقرر کیا ہوتا کہ مُردے دوبارہ دنیا میں زندہ نہیں ہو سکتے تو میں تجھے واپس بھیج دیتا[۲] تو مومن جس وقت اگلے جہان کے اُن انعامات کو دیکھتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مقرر کئے تو وہ حیران ہوتا ہے اور کہتا ہے میں اپنی ناچیز خدمات کو قربانیاں کیوں کہتا رہا۔ اس پر اس کے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ اسے پھر دنیا میں بھیجے تا کہ وہ پھر دین کی خدمت بجا لائے۔ جس طرح کمزور لوگوں کے دلوں میں بسا

اوقات یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ مشکلات کا زمانہ جلدی گذر جائے' اسی طرح مؤمنوں کے دلوں میں اگلے جہان کے انعامات دیکھ کر یہ خواہش پیدا ہوگی کہ کاش انہیں پھر ان مشکلات سے حصہ پانے کیلئے دنیا میں لوٹا دیا جائے۔

پس خوش ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں وہ اپنی اعلیٰ سے اعلیٰ نعمت دی جو وہ اپنے پیاروں کو دیا کرتا ہے۔تم مت دیکھو اپنے بوسیدہ لباسوں کو' مت دیکھو ان گالیوں کو جو تمہیں دی جاتی ہیں' مت دیکھو اس شورش کو جو تمہارے خلاف برپا ہے کیونکہ تم ہی ہو جو خدا کے جلال کے تخت پر اس کے دائیں ہاتھ بیٹھنے والے ہو۔

اس کے بعد مَیں دوستوں کو اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ اگرچہ میری گواہی ختم ہوگئی ہے مگر اس پر سرکاری وکیل کی جرح باقی ہے اور اس کے لئے پرسوں مَیں پھر آؤں گا۔ یہ چند دن کی تکلیف ہے جو آپ لوگوں کو اٹھانی پڑی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ہیں اور جتنے دن بھی اس طرح گذر جائیں' اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے جذب کرنے کا موجب ہونگے۔ میرے لئے بھی گو آنے جانے میں ظاہری طور پر تکلیف ہے لیکن درحقیقت یہ تکلیفیں کچھ بھی چیز نہیں۔اسی طرح جماعت کے وہ مخلصین جو دن بھر یہاں موجود رہتے ہیں' ان کے لئے بھی یہ دن برکات کا موجب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے اب اور ایک دن بڑھا دیا ہے اور ہم اس کی رضا پر ہر حالت میں خوش ہیں۔

(الفضل ۲۸۔ مارچ ۱۹۳۵ء)

۱؎ الفتح: ۳۰

۲؎ ترمذی ابواب التفسیر باب ومن سورۃ اٰل عمران حدیث نمبر ۳۰۱۰